ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ



نمبر (۳۸) ۰ مطبوعہ ۲۳-ستمبر ۱۸۹۶ء بروز جمعہ جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

ہم پچھلے ہفتے سردار دیال سنگھ مجیٹھیہ رئیس اعظم لاہور کے انتقال کی خبر شایع کر چکے ہیں اور بتلا چکے ہیں کہ وہ کیسے فیاض اور ملک کے خیرخواہ تھے۔ وہ بہت سا نقد روپیہ علاوہ جائداد کے چھوڑ گئے ہیں۔ اور اپنے مرنے سے پہلے اپنی جائداد کی وصیت بھی کی ہے۔ اُن کی وصیت میں تین پبلک کاموں کا ذکر پایا جاتا ہے۔

(۱) **اخبار ٹریبیون**۔ یہہ اخبار ذیل کے تین خیرخواہ ملک صاحبوں کے سپرد کیا گیا ہے۔ بابو جوگندر چندر بوس۔ ایم۔اے۔بی۔ایل۔ لالہ ہرکشن لعل۔بے۔اے۔ اور مسٹر چارلس گولکناتھ۔ یہہ تینوں صاحبان لوکل چیف کورٹ بار کے سرگروہ ہیں۔

(۲) **ایک اوّل درجہ کا کالج** جس کے متعلق بورڈنگ سکول اور جمنیشنگ وغیرہ بھی ہو۔ اِس مقصد کے لئے کئی لاکھ کی جائداد غیر منقولہ اور ساٹھ ستر ہزار کے بینک اور جائنٹ سٹاک کمپنیوں کے حصے دئے گئے ہیں اور ذیل کے صاحبان اِس کے انتظام کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ بابو جے۔سی۔ بوس۔ لالہ ہرکشن لعل۔ مسٹر چارلس گولکناتھ۔ مسٹر گولکناتھ چیٹرجی۔ پروفیسر ایس۔بی۔ بنرجی۔ بابو ابناش چندر مزومدار اور لالہ رچی رام ساہنی۔ وصیت میں یہہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اُس کالج میں خالص وحدانیت کی تعلیم کہ جو برہمو سماجی مانتے ہیں دیجاوے۔

(۳) **پبلک لائبریری**۔ جسکے لئے کافی تعداد روپے کی علیحدہ کردی گئی ہے اور علاوہ اسکے کام چلانیکے لئے تین سو روپے کی ماہواری آمدنی کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ ذیل کے صاحبان لائبریری کی کمیٹی ہیں۔ بابو جے۔سی۔بوس۔ لالہ ہرکشن لعل۔ مسٹر چارلس گولکناتھ۔ لالہ سندر داس سوری۔ لالہ شیو دیال اور لالہ کانشی رام۔

سردار دیال سنگھ کی وصیت کے مندرجہ بالا حصے کو پڑھکر ہمارے ناظرین خیال کر سکتے ہیں کہ وہ کیسے فیاض اور کشادہ دل شخص تھے۔ اُنہوں نے کمیٹیوں میں نہ صرف ہندو اور برہمو صاحبان کو بلکہ مسیحیوں کو بھی شامل کیا ہے۔ علاوہ اِسکے ہمکو معلوم ہوا ہے کہ وہ مسیحیوں کے بعض سکولوں میں باقاعدہ مدد کیا کرتے تھے اور کئی غریب مسیحی بھی وقتاً فوقتاً اُنسے مدد پاتے رہتے تھے۔ پنجاب جیسے ملک سے ایسے فراخ دل شخص کا انتقال اگرچہ انسانی نگاہ میں بڑا نقصان دہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر جب ہم یہہ یقین کرتے ہیں کہ خدا جو ہمیشہ بنی آدم کی بھلائی چاہتا ہے اور اُسکی مرضی ہے کہ لوگ پاک زندگی کو حاصل کریں بعض ایسے واقعات سے لوگونکو خاص سبق دیتا ہے کاشکہ پنجاب کے لوگ اپنے درمیان سے ایسے فیاض اور کشادہ دل شخص کے اُٹھائے جانیسے نہ صرف فیاضی اور کشادہ دلی کی زندگی بسر کرنا سیکھیں بلکہ پاک زندگی بسر کرنیکی ضرورت پر بھی غور کریں۔

ہمارے ناظرین شاید اِس بات سے آگاہ ہونگے کہ دکھن کیطرف ہندو لوگ بعض وقت اپنی لڑکیونکو مندروں میں چڑھا دیتے ہیں اور اُنکی شادی اُس مندر کے دیوتا کے ساتھ کیجاتی ہے۔ یہہ لڑکیاں اُن مندروں میں بطور بیسوا کے نہایت مکروہ قسم کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ ہمکو یہہ سُنکر خوشی ہوئی ہے کہ جہاں یہہ بد رسم جاری ہے وہاں کے مشنریونکی توجہ اِس بُرائی کیطرف دلائی گئی ہے اور وہ اب کوشش کر رہے ہیں کہ جہانتک ہو سکے اِس بُرائی کو دور کریں۔ امریکن

[illegible]

نُور اَفشاں

پادری اے۔ ایچ۔ ینگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر
پادری ایچ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب (اسیسٹنٹ
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی سی اوپل صاحب (ایڈیٹرز

بقیہ

مُبارک اُمید

باب ہفتم

برگشتگی اور مخالفِ مسیح

اب مکاشفات کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ وہ کیونکر برپا ہوگا اور کیسے کیسے کام کریگا پر اُس کے ذکر سے پیشتر ضرور ہے کہ ناظرین پھر اُن غیر قوم بادشاہتوں پر غور کریں جن کا ذکر ہم نے گذشتہ باب میں کسی قدر کیا ہے اور جن میں بادشاہتیں مخالفِ مسیح سے پہلے اور ایک یعنے پچھلی بادشاہت اُس کے ہم زمانہ ہوگی یہہ بات دانیال پر ظاہر کی گئی تھی اور اُسنے بخت نصر بادشاہ پر ظاہر کی کہ چار بادشاہتیں آخر تک ہونگی یعنے بابلی۔ میڈو پرشیا اور یونان کی بادشاہتیں گذر چکی ہیں اور چوتھی بادشاہت جس کا نشان یہہ تھا کہ ٹانگیں لوہے کی اور پاؤں کچھ لوہے اور کچھ مٹی کے آخری بادشاہت ہے کیونکہ اُس رویت میں جو بخت نصر پر ظاہر کی گئی تھی ایک پتھر بغیر ہاتھوں کے کاٹا گیا اور اُس مورت کے پاؤں پر جو لوہے اور مٹی کے تھے جا لگا اور اُن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور وہ پتھر جو اُس مورت پر لگا ایک بڑا پہاڑ بن گیا اور اُس نے تمام زمین کو معمور کر دیا" (دانیال ۲: ۳۴ و ۳۵ آیات) یہہ چوتھی یا آخری رُومی بادشاہت ہے۔ جیسے لوہے سے مراد ہے قدیم قدرت اور بے روک طاقت اور دس اُنگلیوں سے مراد ہے دس بادشاہتیں جو آخر میں ہونگی اور یہہ تمام ایک سردارِ اعظم کے ماتحت یکدل اور متفق الرائے ہونگی۔ مکاشفات کے ۱۳ باب میں مذکور ہے کہ کیونکر شاہی طاقت نمودار ہوئی پھر رُومی بادشاہت اپنی آخری حالت میں کس طرح برپا ہوئی یوحنا رسول فرماتا ہے "اور میں سمندر کی ریتی پر کھڑا تھا اور دیکھا کہ ایک جانور سمندر سے نکلا جس کے سات سر اور دس سینگ تھے اور اُس کے سینگوں پر دس تاج اور اُس کے سروں پر کفر کے نام" (مکاشفات ۱۳: ۱)

ہم ایک اور شخص کے کلام کا اقتباس کرتے ہیں "سمندر سے مراد ہے دنیا اپنی مضطرب حالت میں اور لوگوں کا منفرق گروہ جو سمندر کی مضطرب لہروں کی مانند نہایت گھبراہٹ میں ہونگے ایسی گھبراہٹ اور بدانتظامی کی حالت میں سے ایک شاہی طاقت نکلتی ہے کہ "جانور" جو سمندر سے نکلا اُس کے سات سر اور دس سینگ ہیں اس سے ہم وہ بیان کہ اُس اژدہا نے اپنی قدرت اور اپنا تخت اور بڑا اختیار اُسے دیا بخوبی سمجھ سکتے ہیں (۲ آیت) کیونکہ ۱۲ باب کی ۳ آیت سے ظاہر ہے کہ خود اژدہا کا یہی نشان تھا اور یاد رکھنا چاہئے کہ نشانات کی تبدیلی جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ جانور کو کہاں سے قدرت حاصل ہوتی ہے شیطان کے بہشت سے خارج کئے جانے کے بعد وقوع میں آتی ہے (۱۲: ۹ دیکھو) علاوہ بریں اس کو یوں بیان کرتے ہیں کہ تاج اژدہا کے سروں پر تھے مگر جانور کے سینگوں پر مطلب اس کا یہہ ہے کہ رُومی سلطنت میں اس قدرت کا استعمال حقیقت میں پایا جاتا ہے مگر شیطان میں یہہ قدرت فقط اصُول یا جڑ کے طور پر موجود ہے۔ اِس میں تو کچھ تعلق نہیں مگر اِس کا اشارہ ہے کہ اِس قدرت کا چشمہ اور خاصیت کہاں سے پیدا ہوئی ہے"۔

یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پچھلی غیر قوم بادشاہت اپنی تمام قوت اور زندگی شیطان سے حاصل کرتی ہے اور اِس میں وے سب اوصاف موجود ہونگے جو گذشتہ سب بادشاہتوں میں تھے (۲ آیت اور دانیال ۷: ۴ سے ۷ تک دیکھو) سات سروں سے مراد ہے متواتر حکومتیں جو وقوع میں آئی ہیں مگر اِن تمام حکومتوں کا خلاصہ اور مرکز اب وہ "جانور" ہے اور دس سینگ دس بادشاہ ہیں اور یہہ دس کے دس سب ایک سردارِ اعظم کے ماتحت متفق ہونگے" اور دس سینگ جو تو نے دیکھے دس بادشاہ ہیں جنہوں نے اب تک بادشاہی نہیں پائی لیکن اُس حیوان کے ساتھ ایک ساعت تک بادشاہوں کا سا اختیار پاوینگے۔ اُن سب کی ایک ہی رائے اور وے اپنی قدرت اور اختیار حیوان کو دینگے" (مکاشفات ۱۷: ۹ سے ۱۳ تک دیکھو)۔ اُن کی حکومت اور طاقت ایسی ظاہر ہوگی کہ آگے کبھی نہیں ہوئی تھی اور چونکہ اِس حکومت اور طاقت کا آغاز اور غلبہ شیطان کی طرف سے ہوگا یہہ خدا اور اُس کے لوگوں کے برخلاف کی جاویگی "اور وہ یعنے جانور خدا کی بابت کفر بکنے پر اپنا منہہ کھولکر اُس کے نام اور اُس کے خیمہ اور اُن کے حق میں جو آسمان پر رہتے ہیں کفر بکنے لگا۔ اُسے یہہ دیا گیا کہ مقدس لوگوں سے مقابلہ کرے اور اُن پر غالب ہووے اور سب فرقوں اور اہل زبان اور قوموں پر اُسے اختیار ملا اور زمین کے وے سب رہنے والے جن کے نام اُس برے کے دفتر حیات میں جو دنیا کے

شروع سے قتل ہوا لکھے نہیں گئے اُس کی پرستش کرینگے" (مکاشفات ۱۳: ۶ سے ۸ تک)۔ اِس وقت خدا سے علانیہ دشمنی اور مخالفت کی جاویگی اور اِس سبب سے مقدسوں پر بڑی مصیبت ہوگی۔

اِس تمام حادثہ کے متعلق ایک اور "جانور" نکلتا ہی مگر سمندر سے نہیں جیساکہ پہلا جانور نکلا تھا لیکن زمین سے اور ایسے وقت میں جب پہلے جانور کے انتظام اور غلبہ میں حکومت قایم ہوگئی۔ یہہ مخالف مسیح ہی "پھر میں نے دیکھا کہ ایک اور جانور زمین سے اُٹھا اور برّے کی مانند اُس کے دو سینگ تھے پر اژدہا کی طرح وہ بولتا تھا" (مکاشفات ۱۳: ۱۱) اِس طرح وہ حقیقی مسیح کی نقل ہی مگر قطعی اُس کے برخلاف۔ اُس کی بولی ظاہر کردیگی کہ اُس کی خاصیت کیا ہی۔ معلوم ہوگا کہ وہ پہلے جانور کا نائب ہوکر کام کریگا اور اُس ہی کے اختیار اور قدرت کو کام میں لاویگا۔ "یہہ پہلے جانور کا سارا اختیار رکھکے اُس کے آگے عمل کرتا ہی اور زمین اور اُس کے رہنے والوں سے پہلے جانور کی جس کا زخم کاری چنگا ہوگیا پرستش کرواتا ہی" (۱۲ آیت)۔ علاوہ اِس کے وہ کرامات ظاہر کریگا یا ایسے کام کریگا جو معجزات معلوم ہونگے اور اُن کے وسیلہ سے زمین کے رہنے والوں کو دغا دیگا اور اُن کو کہیگا کہ پہلے جانور کی مورت بناؤ اور اُس کی پرستش کرو اور اِس کام کے مؤثرانہ طور پر سرانجام کے لئے اُس کو "یہہ دیا گیا کہ اُس جانور کی مورت کو جان بخشے کہ اُس جانور کی وہ مورت باتیں بھی کرے اور اُن سب کو جو اُس جانور کی مورت کو نہ پوجیں قتل کروائے اور سب چھوٹے بڑے دولتمند اور غریب آزاد اور غلام سبھوں کے دہنے ہاتھ یا ماتھے پر ایک نشان کروا دے اور یہہ کوئی خرید و فروخت نہ کرسکے مگر وہی جس میں وہ نشان یا اُس جانور کا نام یا اُس کے نام کا شمار ہو" (۱۵ سے ۱۷ آیت تک)۔ پس اُسوقت ایک قسم کی جعلی تثلیث ہوگی جس میں شیطان اور پہلا جانور اور وہ جھوٹا نبی شامل ہونگے (مکاشفات ۱۹: ۲۰) اور اِن تمام کی یہہ کوشش ہوگی کہ خدا کو زمین سے خارج کریں اور لوگوں کے دلوں میں اُس کی جگہہ اور عزت کو اپنا بنالیں جیساکہ ہم دیکھیں گے کہ پہلا جانور اعلیٰ دنیاوی بادشاہت ہی اور دوسرا جانور یعنے مخالفِ مسیح جو پہلے کے ماتحت عمل کریگا دینی معاملات میں حکومت کریگا اور اختیار رکھیگا اور شیطان اِن دونوں کا زندگی اور طاقت بخشنے والا ہی۔

چونکہ "بڑی مصیبت" کے تعلق میں ہم مخالفِ مسیح کے زیادہ کاموں کا تذکرہ کریں گے یہاں پر طول کی ضرورت نہیں تاہم بہرحال یہہ بات غور طلب ہی کہ تمام شرارت کے کام اور لوگوں کے دلوں کے خیالات جو مسیح کے مزاج کے موافق نہیں ہیں اُن سب کا انجام ایک ہی ہی کیونکہ تمام ایسے کام خدا اور اُس کے مسیح کے سخت اور گندے مخالف کے مرغوب خاطر ہیں اور آخرکار اُس ہی کے کاموں میں حصہ پاویں گے۔ یوحنا رسول اپنے زمانہ کے مقدسوں کو اطلاع دیتا ہی کہ مخالفِ مسیح کا مزاج دنیا میں پھیلتا جاتا ہی۔ (ا یوحنا ۴: ۳) لہذا یہہ نہایت ضروری امر ہی خصوصاً جب بیدینی بہت زور و شور سے بڑھتی جاتی ہی کہ ہم خبردار اور بیدار ہوجاویں اور آنے والے گناہ کے شخص کے نشانات پر غور و فکر کرتے رہیں تاکہ ہم خدا کے فضل سے اُس کے ساتھ شراکت نہ رکھیں جو شیطان سے پیدا ہوتا اور مسیح کا دشمن ہی۔ حال کے زمانہ میں بیدار رہنا اور ہوشیار ہونا خاصکر کے اِس لئے نہایت ضروری ہی کہ بہت سے نشان نمایاں ہیں کہ شیطان آنے والی لڑائی کے لئے اپنی فوجیں طیار کر رہا ہی اور جنگ کے واسطے آمادہ ہو رہا ہی مگر ہمیشہ وہ نہایت چالاکی سے کام کرتا ہی۔ اب تک اُس کو جرات نہیں کہ وہ علانیہ مسیح کی مخالفت کرے مگر اُس میں یہہ قدرت ہی اور وہ اُس قدرت کو کام میں لاتا ہی کہ لوگوں کے دلوں پر عیسائی مذہب کی اصلی اور حقیقی تعلیموں کے برخلاف تاثیر کرتا جاتا ہی اور اِس کام کے لئے وہ اِس مذہب کے معلموں کو کام میں لاتا ہی۔ ہمارے دشمن ہمارے گھر کے لوگ ہی ہیں مگر جب تک ہم کلام الٰہی سے چسپیدہ رہیں گے اور انسانی عقل اور بُرہان کو نامنظور کرینگے اور فقط رُوح القدس کی ہدایت کے آرزومند ہونگے ہم اُس پھندے اور جال سے محفوظ اور خدا و ندمسیح کے وفادار شاگرد بنے رہیں گے۔

مراسلات

سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار نور افشاں
مطبوعہ ۹ ستمبر ۱۸۹۶ء کالم اول ۱/۲

اِسی واسطے اُن کے لئے یہہ حکم نافذ فرمایا۔ مِنَ الذِینَ اوتوا الکتاب حتّٰی یعطوا الجزیۃ عن یدٍ وھم صاغرون ترجمہ۔ اُن لوگوں سے جو دی گئی ہی کتاب یہاں تک کہ دیویں خبر یہہ ہاتھ اپنے سے اور وے رہیں ذلیل ہوکر۔

اے ناظرین اِس آیت مذکورہ کی بابت جناب شیخ عبدالقادر صاحب دہلوی یوں فرماتے ہیں کہ پہلے حکم ہوا کہ بُت پرستوں سے یعنے بیدینوں سے جنگ کرو۔ اب حکم ہوا کہ اہل کتاب سے لڑو اِس لئے کہ وے بھی دین حق سے منکر ہیں۔ اللہ کو اور روز آخر کو جیسا کہ چاہئے نہیں مانتے ہیں۔ یا وہ جزیہ ادا کریں اور

ذلیل ہوکر اپنی زندگی گذرانیں وغیرہ۔

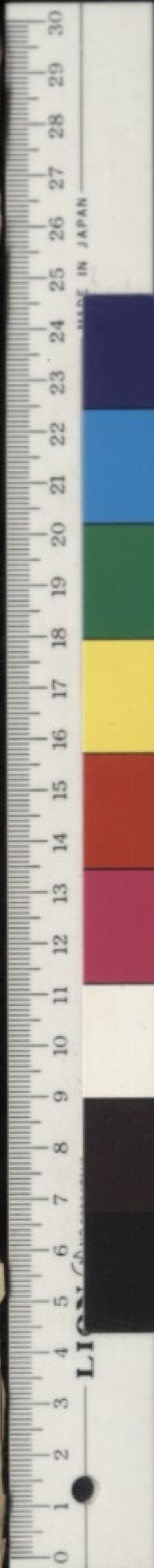
صاف ظاہر ہے کہ یہہ ظلم وستم جو اہل کتاب پر جائز ورو ا رکہا گیا اس خواہش سے نہ تھا کہ وہ اپنی کتاب سے منحرف ہو گئے ہیں بلکہ یہہ محض اُن کا ایک عذر تھا۔ کیونکہ شرط جزیہ آفتاب کی مانند ظاہر کر رہی ہے کہ مال طمع سے نشانہ بہتان اہل کتاب کو بنایا۔ اے قادیانی ذرا تو سوچ اور خداوند یسوع مسیح کی مخالفت سے باز آ۔ اور قرانی صریح مطلب کو بیچیدہ مت کر دیکھ کہ کیسا ظلم وستم اہل کتاب پر محمد عربی کر رہے ہیں جو کہ شایان پیغیری ہرگز نہیں۔ پس ہم پوچھتے کہ جب وے حسب الحکم الہی واجب القتل قرار دئے گئے تھے تو امان بشرط جزیہ حکم قتل سے بری از ذمہ نہیں ہو سکتے تھے۔ اور اُن کا خوار ولاچار ہوکر زندگی بسر کرنا قانون معدلت کے بالکل برخلاف تھا۔ بدیں وجہ کہ جب وے جزیہ دیتے تھے تو وہ خاص رعیت ہو چکے تھے۔ پھر اُن کو ذلیل وخوار جاننا اور اُن کے آرام میں مفرد ومخل ہونا صریح عداوت محمد صاحب کی اُن کے حق میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور تفصیل اُس کی کتاب مدارج النبوۃ میں یوں لکھی ہے کہ محمد صاحب نے مدینہ کے اہل کتاب کو دشمنی کے سبب سے خارج کیا تھا۔ چنانچہ ہمیں طریق خبر است۔ پس نشست آنحضرت صلی الله علیہ وسلم پشت بدیوار خانہ ایشاں۔ پس یحیٰی ابن اخطب کہ از اشد عادی آنحضرت بود۔ از یہود گفت کہ ای معشر یہود ہرگز خلوتے چنیں میان شما محمد نخواہد اتفاق اُفتاد۔ ہیچ ازاں نیست کہ شخصے از بام خانہ سنگے بر سر وے زند وہلاکش گرداند تا ما از زحمت وجود وے خلاص شویم ایضاً وے آنکہ یاراں را خبر کند برخاست کسے کہ بتقضائے حاجت او برخاستہ متوجہ مدینہ شد وایضاً آنحضرت بعد ازاں محمد بن مسلم را نزد بنی نضیر فرستاد کہ از دیار من بیروں روید زیرا کہ شما غدر کردید و دہ روز شما را مہلت است ہر کہ بعد از دہ روز انجا باشد گردنش زنند۔ ترجمہ۔ پس بیٹھے محمد صاحب اُن کی دیوار کے ساتھ بیٹھ دیکر یحیٰی ابن اخطب جو کہ محمد صاحب کے سخت دشمنوں میں سے تھا۔ اُس نے یہود سے کہا کہ اے گروہ یہود ہرگز ایسی تنہائی مابین تمہارے اور محمد صاحب کے متفق نہ ہوگی۔ آیا تم میں کوئی نہیں ہے کہ گھر کی چھت پر چڑھکر اُس کے سر پر پتھر مارے اور اُس کو ہلاک کرے تاکہ ہم اُس کی زحمت سے رہائی پاجاویں بغیر اس کے کہ اپنے دوستوں کو خبر کرے بصورت اُس شخص کی جو پیخانہ کو جاتا ہے وہاں سے اُٹھے اور مدینہ کو روانہ ہوے۔ اور جب پہنچ گئے تو محمد بن مسلم کو بنی نضیر کے پاس یہہ کہلا بھیجا کہ تم لوگ سب میرے ملک سے نکل جاؤ کیونکہ تم نے غدر کیا ہے۔ فقط دش روز کی مہلت ہے بعد گذرنے دش دن کے جو کوئی رہیگا۔ گردن سے مارا جائیگا۔

پس اے صاحبان دانش مدارج النبوۃ کے بیان سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ اہل یہود محمد صاحب کے جانی دشمن تھے اور ویسے ہی محمد صاحب۔ اور جو کہ الزام محمد صاحب نے لگایا وہ بھی خالی از دشمنی نہ تھا۔ پس جب کہ طرفین کی عداوت ثابت ہے تو بآسانی نتیجہ معلوم ہوگیا کہ محمد صاحب کا الزام بھی عداوت سے اُن پر تھا کہ وے یہودی عالموں کو اور درویشوں کو اپنا پروردگار مانتے ہیں اور یہہ بھی کہ عزیز ابن الله ہے پس شہادت دشمن کی قرینہ قیاس سے قابل اعتبار کے نہیں ہے بدیں وجہ الزام محمد صاحب بالکل قابل توجہ نہیں ہے۔ پس جناب مرزا صاحب آپ چاہے لاکھ دفعہ ملمع چڑھائیں اور مثل آریوں کے بکار کریں کہ جبری تعلیم قران میں نہیں ہے تو کیا ہو سکتا ہے کہ ایسی واضح تعلیم قرانی کو چھپا دیں بقول شخصے

ع کیا خاک ڈالے سے چھپتا ہے چاند۔

پس ہم اُن صاحبان کی خدمت میں ایک اور وقوعہ کا بیان کرتے ہیں جو فرمایا کرتے ہیں کہ جہاد سے غرض اصلاح دین اور تنبیہہ مشرکین بھی اُن کا خاص مطلب یہہ ہے کہ قران پر سے یہہ بھاری اعتراض جاتا رہے واقعی ایسے صاحبان ایک گونہ قران پر احسان کرتے ہیں۔ مگر جب ہم اِن سب خیالات کو واقع جنگ بدر پر رکھتے تو ملمع فوراً اُڑ جاتا ہے اور پیتل نمودار ہو جاتا ہے چنانچہ ہم بپاس خاطر اپنے ناظرین اخبار ہذا کے جنگ بدر کے بیان کے جو کہ محمدیوں نے اول مشرکین مکہ سے کیا بمعہ حوالہ کتاب کے پیش کئے دیتے ہیں۔ چنانچہ در کتاب مدارج النبوۃ چنیں آمدہ۔ "وقوع وقعہ بدر بے قصد مسلماناں وبے معیاد نہ بود وقصد آنحضرت ومسلماناں۔ مگر بقریش وقافلہ ایشاں عظیم بود کہ از شام مے آمدند واموال قریش دراں بود وامیر قافلہ ابو سفیان بود۔ وعمر بن عاص نیز باوے بود۔ تا چوں قریب بدر رسیدند خبر برسول خدا صلی الله علیہ وسلم رسید۔ گفت باصحاب کہ قافلہ مے آید کہ اموال کثیر باوست وعدد اعدائے قلیل است۔ پس بیروں آید بسوئے آں شاید کہ ساماں بخشد شمارا خدا تعالیٰ ودر روایتے آمدہ کہ دعا کرد آنحضرت وفرمود خدا وندا پیادہ اند سوار گرداں ایشاں را و گرسنہ اند سیر گرداں ایشاں را برہنہ اند کسوۃ دہ ایشاں را۔ فقیر اند توانگر گرداں ایشاں را از فضل خویش۔ پس بازگشت ہیچ کس ازاں سفر الا کہ اورا شتراں وجامہا وطعامہا واموال بسیار بدست اُفتاد۔"

ترجمہ۔ وقوع وقعہ بدر بے قصد اور بغیر معیاد مسلمانوں کے۔ اور نہ تھا ارادہ آنحضرت کا مگر قریش کو چھیڑنا۔ اور قافلہ اُن کا بڑا بھاری تھا جو کہ ملک شام سے آتا تھا اور مال قریش اُس میں تھا۔ اور سردار قافلہ ابو سفیان تھا۔ اور عمر بن عاص بھی اُن کے ہمراہ تھا۔ جبکہ



وے قریب بدر کے پہنچے تو محمد صاحب کو خبر ہوئی۔ کہا ای اصحاب قافلہ آتا ہی۔ اور مال کثیر اُن کے ساتھ ہی اور شمار دشمنوں کا قلیل ہی۔ پس باہر نکلو طرف اُس کی شاید کہ سامان بخشے تم کو خدا تعالیٰ۔ اور ایک دوسری روایت میں یوں آیا ہی کہ دعا کی محمد صاحب نے اور فرمایا ای خداوند پیادے ہیں اُن کو سوار کر اور بھوکے ہیں سیر کر اِن کو ننگے ہیں کپڑے دے اِن کو فقیر ہیں دولتمند کر اِن کو اپنے فضل سے۔ پس ہر ایک شخص پھرا اُس سفر سے ساتھ اُونٹ اور کپڑے اور کھانے اور کثیر مال کے۔ انتہیٰ۔ پس ای ناظرین اظہار مذکورہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ جنگ بدر محض دنیاوی غرض سے وقوع ہوا اور محمد صاحب نے محض بباعث محتاجگی و افلاس کے قافلہ کو لوٹ لیا۔ پس اِس واقعہ سے ہر دو شک رفو چکر ہو گئے۔ مرزا صاحب کی بھی لن ترانی ظاہر ہو گئی کہ غرض جہاد دفع مفرت اور اصلاح دین نہ تھی۔ بلکہ جہاد کے ذریعے سے محمد صاحب نے اپنے دشمنوں کو جو کہ معدود چند تھے بدلہ لیا اور اُنہیں ناگہانی مار ڈالا اور اُن کے مال و اسباب کو لوٹ لیا جو کہ سچے نبی کی عادت کے بالکل برخلاف ہی۔ فقط۔ باقی آیندہ

الراقم

وہی خیرخواہ۔ ایس۔ پی۔ جی۔ بشن جو

پرسبٹیریل ورکرس سمر سکول

تھانیسر

ناظرین باتمکین کے روبرو تھانیسر سمر سکول کا فوٹو لانا چاہتا ہوں یقین واثق ہی۔ کہ آپ اِس سے بہت محظوظ ہونگے۔

تھانیسر

یہہ جگہہ ہمارے لودیانہ پرسبٹیریل فیلڈ کا سنٹری جس پر ہمارے معلی القاب جناب پادری طالب الدین صاحب۔ بی۔ اے۔ پرسبٹیریل مشنری کے عہدے پر ممتاز ہیں۔ اُس کے متعلق اور سات اسٹیشن وابستہ ہیں +

اسی سال کی پہلی کوارٹر لی کے قریب پرسبٹیریل مشنری صاحب کے مکان کی پرسبٹری لودیانہ سے منظوری ہوئی تھی۔ جو بڑی محنتوں اور جانفشانیوں کے بعد جون کے دوسرے ہفتے میں اپنے اختتام تک پہنچگیا۔ جولائی گذشتہ کے آخری ہفتے میں پرسبٹیریل مشنری صاحب کی جانب سے واعظانِ سرکل کو فرمان پہنچے۔ کہ وے موسم برسات کے چند معدود ہفتے بائبل سٹڈی کیلئے اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر صرف کریں۔ اِس موقعہ پر مطالعہ کے لئے کئی ایک حصے بائبل کے چُنے گئے تھے۔ جن پر بہ تشریح و بہ تفصیل غور و خوض کیا گیا تھا۔ اُن میں رومیوں کا خط و خروج کی کتاب خاص تھیں۔ اِس موقعے پر خاص دعائیں اور مناجاتیں درگاہِ ایزدی میں گذرانی گئیں۔ جو ضرور شکر گذاری کی قربانیوں کا اثر رکھتی تھیں۔ مشاہدہ آپ شہادت دے رہا تھا۔ کہ کہاں تک خدا کی روح اپنا کام کر رہی ہی۔

ایک دن افتتاحِ مکان کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ جس میں کہ حسب موقع پریر میٹنگ ہوئی۔ مکان خداوند کے لئے مخصوص ہوا۔ "کہ وہی اِس میں بسے" کئی گھنٹے حمد و ستائش میں صرف ہوئے کیونکہ اُسی کی شان سزاوار ستائش ہی۔

اُسی روز شام کے وقت ایک پریم بھوجن ہوا۔ جس میں سب بھائی اور بہن شریک تھے۔

کہنے کو تھانیسر ہمارے آریاورت برہمان کسبت برادر کی زبان پر تھانیسر (استھانِ ایشور) چڑھا ہوا تھا مگر اب صاف صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ اب یہہ تھانیسر ضرور استھانِ ایشور بن چلا۔ جب کہ اُس کے خادموں کی مستقل رہائش یہاں پر ہو گئی (اور اُس کے نام کا بول بالا ہو رہا ہی) "ای یسوع وہ دن جلد لا کہ تیرا معبد یہاں پر تیار ہو جائے" اور تیرے چُنے ہوئے ہمیں تیرے گُن گایا کریں۔

طریقۂ مطالعہ

رومیوں کے خط کی تعلیم کے اُستاد ہمارے مشنری صاحب تھے۔ جنہوں نے بڑی محنتیں و عرقریزیاں اور شب بیداریاں کر کے اسباق تیار کئے اور اُن پر پیارے بھائیوں کے سمجھانے و سکھلانے میں کوئی طریقہ و دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

ہر ایک آیت کی علیحدہ علیحدہ تفسیر ہوتی رہی باب کے خاص خاص الفاظ پر تشریحاً کلام کیا جاتا تھا اور سبق خاص الفاظ کے متعلق جس قدر نصیحتیں اُس باب میں ہوتیں اُن پر گفتگو ہوتی۔ جس کے مسایل و امر پر کسی بھائی کو کچھ بھی کہنا سننا ہوا کرتا وہ ظاہری و باطنی۔ عقلی و نقلی دلایل سے نقش دل کیا جاتا رہا۔ ہر سبق سے عام و خاص نصیحتیں سیکھنا و سکھلانا مدِ نظر رہتا رہا۔ میں اِس وقت اُس مطالعہ میں سے چند باتیں بطور نمونہ (مشت از نمونہ خروارے) ناظرین کی خدمت بابرکت میں پیش کرتا ہوں تا کہ صاف روشن ہو۔ کہ سٹڈی کس طور سے ہوتی رہی۔ میرے سامنے رومیوں کے پہلے باب کا پہلا حصہ ہی۔ اس کے دیباچہ کلام کرنے کے بعد اور خاص اور ضروری تفسیر کے کرنے کے آخر میں یوں صورت اختیار کی جاتی تھی۔ کہ تمام باب کی باتیں لفظوں اور چھوٹے چھوٹے جملوں

میں طلبا کی زبان پر لوک زبان اُس کی [illegible]) ہیں کرائی جاتی تھیں۔ مثلاً کہ اِس ہی باب کی پہلی سترہ آیات میں مذکورہ ذیل باتیں بطور خلاصہ سیکھتے ہیں۔

شروع میں رسول اُن پر رسالت کا الٰہی اختیار جو اُس نے یسوع مسیح سے پایا ظاہر کرتا ہے۔ پھر وہ اِس انجیل کے بارے میں جس کے لئے الگ کیا گیا کہتا ہے کہ اِس کا وعدہ و اظہار عہد عتیق میں ہے۔ انجیل کا مضمون اعلیٰ یسوع مسیح کو بتلاتا ہے۔ خداوند مسیح کے لئے کہتا ہے کہ وہ الٰہی ذات سے ابنِ خدا اور انسانی ذات سے ابنِ داؤد ہے۔ اِس الٰہی شخص کو اپنی رسالت کا بانی و دینے والا سمجھتا ہے۔ اور اپنی رسالت کا مقصد بتلاتا ہے کہ لوگوں کو ترغیب دیتا ہے تا کہ وے انجیل پر ایمان لائیں۔ اور کہتا ہے کہ اُنہیں لوگوں میں تمام قومیں شامل ہیں۔ پھر کہ رومی بھی اُنہیں میں مشتمل ہیں۔ رومی مسیحیوں کے لئے دعا ہے تا کہ اُنہیں فضل و سلامتی حاصل ہو۔ بعدہٗ محبت و ادب سے کہتا ہے کہ میں خدا کا شکر کرتا ہوں نہ صرف یوں کہ تم ایمان لائے۔ بلکہ اِس لئے کہ تمہارا ایمان شہرت پذیر ہوا۔ اور اِس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ میری طبیعت کا لگاؤ تمہاری طرف ہے۔ دو دلایل پیش کرتا ہے۔

۱۔ کہ میں تمہارے لئے بلا ناغہ دعا کرتا ہوں۔

۲۔ مدت سے تمہارے دیکھنے کا مشتاق ہوں اور پھر یہہ کہ تم تک آنے کی آرزو میری اِس نیت سے ہے کہ تم کو فایدہ پہنچاؤں اور تم میں پھل پاؤں۔ اِنکار کرتا ہے کہ میں داناؤں اور نادانوں کا مقروض ہوں۔ بدیں وجہہ انجیل کے سُنانے کے لئے آمادہ ہوں اور میری آمادگی انجیل کی اُس عظمت و عرفان سے جو مجھ میں پیدا ہے اور مجھے نصیب ہے ہوئی سو وہ کہتا ہے کہ یہہ میں اِس لئے نہیں کرتا۔ کہ یہہ انجیل اصولِ اخلاق کا مجموعہ ہے۔ بلکہ اِس لئے کہ اِس میں کامل تاثیر پائی جاتی ہے جو ایماندار کی نجات میں خواہ وہ یہودی ہو یا غیر یہودی ظاہر ہوئی ہے۔ اور اب یہہ باقدرت تاثیر اِس بنا پر مبنی ہے کہ اِس میں راستباز ٹھہرنے کا صحیح طریقہ پیش کیا گیا ہے جو طریقہ ایمان کہلاتا ہے۔

اب اِنہیں سترہ آیات میں سے جن کا خلاصہ ماقبل کی سطور میں درج کیا گیا ہے چند خاص الفاظ لکھے جاتے ہیں جن کے متعلق انہیں آیات میں سے نصیحتیں نکلتی ہیں۔

رسول۔ یہہ کہ وہ چنا ہوا ہے۔ بندہ ہے۔ الگ کیا گیا ہے۔ انجیل کے لئے۔

انجیل۔ اِس میں عہد عتیق و جدید دونوں شامل ہیں۔ ہر ایک بشر کے لئے ہے۔ خدا کی قدرت ہے۔ راستبازی ہے جو ایمان سے ملتی ہے۔

یسوع مسیح۔ خدا کا بیٹا ہے۔ جسم سے داؤد کا اور روح سے خدا کا ہے۔ روحانی نعمتوں کا چشمہ۔ درمیانی۔ یسوع و خدا برابر ہیں۔

خدا باپ۔ خالق ہے۔ اور ہم اُس کے لے پالک بیٹے ہیں۔ فضل و سلامتی کا چشمہ ہے۔

کلیسیا۔ چُنی ہوئی۔ خداوند کے پیارے۔ مقدس

ایمان۔ وسیلہ راستباز ٹھہرنے کا۔ خداوند کی طرف سے۔ یقین و بھروسہ اِس میں شامل ہیں۔

روح القدس و راستی۔ تعلیمی باتیں جو انہیں آیات سے نکلتی ہیں۔

انجیل کے بارے میں۔ اِسے عہد عتیق سے جُدا نہیں کرنا چاہئے۔ اِس کا اول و آخر یسوع سمجھنا چاہئے یسوع ہی سے دعا مانگنی چاہئے۔ کیونکہ وہی اِس لائق ہے وہ درمیانی ہے جس کی معرفت دعا و تعریف قبول کی جاتی ہے زندگی کے عام واقعات میں خدا کی قدرت و انتظام کو ماننا چاہئے

فواید کے متعلق باتیں

(۱) پادری یا مُناد یہہ ہرگز نہ سمجھیں کہ اِس لئے کہ ہم دوسروں پر ممتاز ہیں۔ اُن سے کچھ فایدہ نہیں اُٹھا سکتے ہیں۔ بلکہ جس طرح سے بھائیوں کو فایدہ پہنچانا فرض ہے اُسی طرح سے ایمانداروں کی رفاقت سے فایدہ اُٹھانا اُن کے لئے ضروری ہے۔ ۱۱-۱۳/۱

(۲) سب کو انجیل کا پیغام سُنانا ہے۔ اعلیٰ و ادنیٰ امیر و غریب۔ کوئی کیوں نہ ہو۔ ہم سب کے قرضدار ہیں۔ اور انجیل سب کے حاجات کی رافع ہے ۱۴و۱۵/۱۔ خادم الدین انجیل کے لئے علیحدہ کئے گئے ہیں۔ جب کہ یسوع انجیل کا موضوع و مرکز ہے اور ہم مسیح کو نہیں سمجھتے۔ تو انجیل کو بھی نہیں سمجھتے۔ اُسے ابنِ خدا و ابنِ داؤد ماننا ہمارا ایمان ہو۔ اُسے درمیانی مانیں۔

سچائی۔ کے اظہار کرنے میں ایسے محتاط ہونا ضروری ہے کہ مخاطبین کو رنج نہ ہو۔ اور سچائی بھی ہاتھ سے نہ جائے۔

مقدسوں کی رفاقت کے متلاشی ہونا ضروری ہے تا کہ باہمی ملاقات ایمان کو بڑھائے۔

یہہ سُندی پانچ ہفتے رہی۔ اِس سے کار زندول میں وہ سرگرمی و تازگی پہنچی۔ جس کا اظہار وے خود اُن پر کلام سے دے رہے ہیں۔

انہیں ایام میں بھائیوں کی صلاح و تجویز یہہ ٹھہری۔ کہ اگر ہم لوگ ہاتھ دیں اور کمرِ ہمت باندھیں تو کیا ہی اچھا ہو۔ کہ اِس شیرخوار بچے کے لئے ذیل کا ایک عبادت خانہ تیار ہو جائے۔ جس میں الٰہی بزرگی و جلال کی ستایش ہوا کرے۔ اور بعفانیری استعمان اشیوَر پربھو عیشو کرشٹ کا تیار ہو جائے۔

باہمی صلاح اور الٰہی ہدایت کے مطابق ایک

سلسلے کیلئے دیکھو صفحہ ۹ کالم اول

آتے ہیں جن پر اِس قسم کی غلامی کا اطلاق ہوچکا تھا۔ امام حسن بصری۔ بن سیرین۔ کاؤس۔ عطا بن یسار۔ نافع۔ عکرمہ۔ مکحول۔ جو اپنے زمانہ کے مقتدائے عام تھے خود یا اُن کے باپ دادا غلام رہ چکے تھے"۔ سیرۃ النعمان صـ

کتنی زبردستی ہے کہ زید بن محمد سے صحابی کی بابت کہا جائے کہ چونکہ ایک عورت اُن کی زوجیت میں آچکی تھی اِس لئے وہ اپنی عزت و وقار کھو چکی تھی۔ خود وہ عورت صاحب وقار تھی آنحضرت کی پھوپھی زاد بہن۔ اِس میں تو کوئی بٹہ نہیں لگا تھا۔ مسلمانوں کی آنکھوں میں جو وقار زید کو حاصل تھا اور حاصل ہے وہ معلوم۔ اور جو کچھ اِس لقب بن "محمد" سے وقار بڑھا تھا وہ بھی مسلم پھر آپ کا حیلہ کیسا بے بنیاد ہے دراصل ذاتی شرافت۔ نسبتی شرافت۔ اُن کا حسن و جمال یہہ سب اُن کو حضرت کے فکروں سے مستغنی کرنیوالے تھے۔

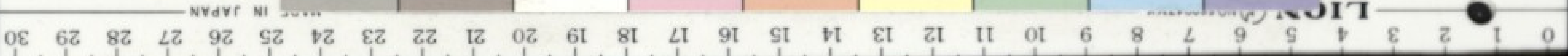
پھر آپ فرماتے ہیں کہ "آنحضرت کو لوگوں کا ڈر تھا کہ عرب میں متبنیٰ کی جورو سے نکاح کرنا معیوب تھا پس اِسی طرف خدا نے اشارہ کیا ہے۔ تخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ۔ یعنے جس بات کو تو دل میں چھپاتا تھا خدا اُس کو ظاہر کرنے والا تھا"۔ آیت کے معنے تو یہہ ہیں کہ "اے محمد تو زید سے کہتا تھا کہ اپنی جورو اپنے پاس رہنے دے اور خدا سے ڈر حالانکہ تو اپنے دل میں ایک بات چھپاتا تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے ڈرتا تھا" جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت لوگوں کے ڈر کے مارے اپنے دل میں کچھ چھپاتے تھے جو وقت آپ زید کو کہتے تھے کہ عورت کو مت چھوڑ۔ ابھی زید نے طلاق نہیں دیا تھا ابھی آپ کو اپنی نصیحت کے نتیجہ سے بھی خبر نہیں ہوسکتی تھی پس پیش از مرگ واویلا آپ کے قول کے مطابق حضرت کو زینب کے نکاح ثانی کی فکر ہی نہیں ہوسکتی تھی۔ خصوصاً جب کہ ہم بتا چکے کہ زینب کے حالات حضرت کی فکر کے محتاج نہ تھے۔ پس صاف ثابت ہے کہ جو شے دل میں چھپائی گئی وہ کچھ اور شے تھی۔ اور یہہ بھی معلوم کہ جب آپ کہتے تھے عورت کو مت چھوڑ تو یہہ دل سے نہ کہتے تھے بلکہ صرف لوگوں کے خوف سے کہتے تھے۔

اب لوگوں سے ڈرنے کے کیا معنے تھے۔ اگر آپ صرف زینب کی فکر سوچتے تھے تو یہہ

ہم کو سید نہیں دینے صرف کہتے ہیں "کسی کو متبنیٰ کر[illegible] وہ صلبی بیٹا نہیں ہوجاتا"۔ ہم نے یہہ پوچھا تھا کہ ایسی موٹی بات کو حضرت ٣٢ [illegible] ں نہ سمجھے اور صرف زینب کے نکاح نے آنکھیں کھول دیں۔

ہم نے اِس پر بھی کچھ کہا تھا کہ کیا سبب ہے کہ حضرت اِس واقعہ کے بعد لوگوں کو سمجھانے لگے کہ محمد مسلمانوں میں سے کسی کا باپ نہیں اور کہ آئندہ زید کو بن حارثہ کہو بن محمد نہ کہو حالانکہ اِس پر آپ کا اصرار ہمیشہ رہا کہ میری ازواج مسلمانوں کی مائیں ہیں۔ اور ہم کو اِس قول کی ایمانداری پر کلام تھا کہ آنحضرت تو کسی کے باپ نہ ہوں اور ازواج سب کی ماں ہوں آپ کہتے ہیں کہ "خدا نے ازواج کو محرمات میں داخل کردیا ہے بسبب محرمات میں داخل ہونے کے اُن پر اُمہات کا لفظ بولا گیا نہ یہہ کہ اُمہات کہنے سے وہ حرام ہوگئیں"۔ ہم نے بتلایا کہ مسلمانوں پر ازواج کو حرام کردینے سے حضرت کی کیا غرض تھی۔ اور اس پر کیا اعتراض وارد ہوتا ہے اور ہم نے بتلا دیا کہ یہہ عورتوں کے حق میں ظلم تھا۔ محرمات میں داخل ہو جانے سے کسی کو اُمہات میں داخل ہونا لازم نہیں غیر اُمہات بھی محرمات میں تھیں۔ مگر حضرت نے اُمہات بنا کر اُن کو محرمات کے اوّل درجہ میں داخل کردیا۔ کوئی جدا حکم اُن کی حرمت کا نہیں ہے بلکہ ایک جگہہ صرف یہہ کہا ہے کہ مسلمانوں کو نہ چاہیئے کہ نبی کو ایذا دیں اور اُس کی جوروؤں کو اُس کے بعد نکاح کریں خدا کے نزدیک یہہ بڑی بات ہے۔ احزاب ع پس منع ہوا کہ عورتوں سے نکاح مت کرنا اِس فعل سے رسول کو ایذا پہنچیگی۔ اور اِسی پر تاکید کرنے کو کہہ دیا کہ وہ تمہاری مائیں ہیں پس محرمات کے حکم میں داخل ہوئیں۔ اور یہیں سے اِس بات کا بھی پتا لگتا ہے کہ کیوں حضرت اپنے تئیں مسلمانوں کا باپ نہیں ہونے دیتے اس میں کون سا عیب نظر آتا تھا۔ اِس لقب سے کیوں کچی کھاتے تھے +

امریکن مشن پریس لودیانہ۔ ایم۔ وائلی۔ منیجر
۱۸۹۸ء



کوئی نامناسب بات نہ تھی نہ شرعاً نہ عرفاً۔ کن لوگوں سے ڈرتے تھے؟ زید سے بھی ڈرتے تھے۔ کیوں ڈرتے تھے بشرع کی کیا بات تھی۔ زید کے سامنے اپنا سینہ کیوں نہ صاف کردیا؟ آپ کہتے ہیں کہ حضرت چاہتے تھے کہ کسی طرح زید طلاق نہ دے اُس کو سمجھاتے تھے اور وہ نہ مانا۔ اُس کی کتنی آسان تدبیر تھی اگر زید سے حضرت کہتے کہ "بیٹا تم غلام تھے۔ تمہارے ساتھ ہم نے اپنی پھوپھی زاد بہن کا نکاح کیا۔ اب جو تم طلاق دوگے تو اُس کو کوئی نہ پوچھیگا اور بجز اس کے کچھ علاج نہیں کہ میں خود اُس سے نکاح کروں" اور مجھ کو لوگوں کا ڈر ہی عرب میں متبنیٰ کی جورو سے نکاح کرنا معیوب ہے۔ میری جان کو تم کیوں تکلیف دوگے" ضرور طلاق رُک جاتا۔ اور حضرت کو اس میں کوئی شرم کی بات نہ تھی۔ نہ زید کا کوئی خوف ہوسکتا اگر حضرت کے دل میں چور تھا۔ اُن کو زینب کے گھر میں جانیکا واقعہ یاد تھا اپنا اُس کو غسل کی بے ستری میں دیکھنا بھی۔ وہ کلماتِ اضطراب زبان پر لانا بھی مشہور تھا۔ زینب کا شوہر سے اُن باتوں کا ذکر کردینا بھی۔ آپ کو معلوم تھا کہ زید کے دل میں یہہ بات جاگزین ہوگئی ہے کہ میں زینب پر فریفتہ ہوں اور وہ میرا دل ٹٹول رہا ہے پس آپ اُس کو بہلانے کے لئے اُس کی توجہہ منتقل کرنے کے واسطے اُس سے کہتے ہیں کہ تو خدا سے ڈر عورت کو مت چھوڑ۔ پس نہائت بھی بات جو الفاظ میں سے پیدا ہوتی ہے یہی ہے کہ حضرت زینب شوہردار عورت کے عشق میں تھے اُس کو چھپاتے تھے اور آیت میں آیا کہ خدا تمہارے عشق کو طشت ازبام کرنے والا تھا تم ناحق چھپاتے تھے۔ اِس عشق بازی کے معاملہ میں تم لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ چاہئے تھا کہ خدا سے ڈرتے اور عشقبازی نہ کرتے۔

دیکھئے ہم یہاں آپ کی ہدایت کے بالکل پابند ہیں کہ "قرآن مجید کے الفاظ اور سیاق پر غور کرنا چاہئے" اِس ہدایت کی رُو سے ہم نے آپ کی تاویل کو باطل کیا۔ اور بتلادیا کہ بجز عشق کے کوئی امر لوگوں سے چھپانیکا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

سید صاحب روایت میں اور رائے میں یہاں تمیز نہیں کرتے۔ ہم نے دکھلایا کہ حضرت کا زینب کو غسل کے وقت دیکھ کر یکایک کسی کمزوری کے موقع پر بیتاب ہوجانا اور زبان

سے کچھ ناگفتنی [illegible] ہے۔ نہ کسی کی شخصی رائے اور یہہ بھی واقعہ ہے کہ اس حرکت کے معنے [illegible] یہی سمجھے کہ حضرت زینب پر فریفتہ ہوگئے۔ پس اس واقعہ تاریخی کی روشنی [illegible] آیت متنازعہ کے معنے سمجھنا چاہئے۔ مگر سید فرماتے ہیں کہ "وہی منقولہ روائتیں کُتب تفاسیر وسیر میں مندرج ہیں جو محض ایک شخص کی رائے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں" دراصل جو سید صاحب فرماتے ہیں وہ اُن کی شخصی رائے ہے جس کی تائید میں کوئی واقعہ وہ نہیں پیش کرسکتے۔

سید صاحب اس امر کے بھی منکر ہیں کہ بے نکاح حضرت زینب کو اپنے تصرف میں لائے اور فرماتے ہیں کہ اس خیال کی بنا صرف لوگوں کا لفظ زوجنا کہا کے معنے نہ سمجھنا ہے۔ ہم نے ایک تاریخی واقعہ پیش کیا تھا کہ عبدالحق صاحب لکھتے ہیں کہ "حضرت زینب کے گھر تشریف لے گئے درحالیکہ وہ سر برہنہ تھیں عرض کی بیگواہ یا رسول اللہ فرمایا اللہ الزوج جبرئیل شاہد" حث۹ اب ہم آپ کے قول کو کیسے مانیں۔ اور کوئی صاحب عقل کیونکر مان سکتا ہے کہ "آنحضرت صلعم نے حسب دستور زینب سے نکاح کیا تھا" اگر دنیا میں کسی کو اس نکاح کی خبر ہوتی۔ اگر اس کا کوئی شاہد ہوتا تو زینب کیوں پریشان ہوتی اور لوگ کیوں رسم نکاح کو زمین سے اُٹھاکر سپہر ہفتمیں پر پہنچاتے۔ واللہ بعض اوقات تو آپ بے پر کی اُڑا دیتے ہیں جو آپ کی متین تحریر کو نمکین کردیتا ہے۔

آپ کہتے ہیں کہ نکاح ہوا تھا اس لئے "آنحضرت صلعم نے اِس نکاح کا ولیمہ نہائت عمدہ طور سے دیا تھا" نکاح کا ولیمہ۔ خیر یہی سہی۔ ولیمہ تو زمین ہی پر دیا جاسکتا ہے۔ اور کُل معاملات بھی زمین ہی پر ہونگے۔ پس ضرور نہیں کہ نکاح بھی زمین پر ہوا ہو۔ یہہ آسمانی نکاح کا ولیمہ تھا۔ بہرحال زمین پر کوئی نکاح نہیں ہوا۔ زینب آپ کی "زوجۂ آسمان" متصور ہوتی ہیں۔ اِس نکتہ کو مرزائی قادیانی خوب سمجھیں گے۔

ہم نے اعتراض کے طور پر اِس کا سبب بتلایا تھا کہ کیوں حضرت نے بعد نکاح زینب شریعت کو بدلایا اور زید بن محمد کو ۳۲ برس بعد زید بن حارثہ کردیا ح۸۵ ۱۶۷ اِس کا جواب

فہرست چندے کی طیار کی گئی تاکہ چھوٹا گرجہ گھر تیار کیا جائے۔ جس میں کہ علاقے کے منادوں نے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق ایک ایک اچھی رقم بخوشی لکھدی۔

ہمارے مشنری صاحب نے بھی ایک بھاری رقم سے اپنی فیاضدلی ظاہر کی جنکے ہم مشکور ہیں۔

مطالعہ کے آخری روز پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب و مسٹر گریس وولڈ صاحب کی تشریف آوری ہوگئی تھی۔ اُن کے بھی ہم واعظان شاکر ہیں جنہوں نے ہمارے اس کام میں انٹرسٹ لیا اور زرچندہ سے مدد کی۔

نیلڈ کے ورکرس میں یکصد روپیہ ہوگیا ہے۔ دیکھیں کہاں تک ہمارے ہندی مسیحی بھائی اور بہن اس نئے انتظام میں جو صرف خداوند کے جلال و بزرگ نام کے لئے کیا جارہا ہے اُن پر دریا دلی دکھاتے ہیں۔

آخری روز پولوس کی لائف پر ایک پُر تاثیر اور دلچسپ لکچر ہمارے مہربان پرسبٹیرین مشنری صاحب کی طرف سے دیا گیا جس کی تاثیرات وجذبات کو ہمارے اپدیشک اپنے اپنے دلوں میں لیکر اور ایک دوسرے سے رفاقت والوداعی کا ہاتھ ملاکر ۹ ستمبر کو اپنے اپنے اسٹیشن پر واپس آئے۔ میں تجربے سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر مشن کے اور باقی مقامات میں موسم برسات یا اور کسی موقع پر کچھ ایام کے واسطے اِس قسم کے مطالعہ کا انتظام ہوتا رہے۔ تو ضرور میرے ہم خدمت ہندوستانی بھائیوں کو لاثانی اور بیش بہا فوائد جن کو کہ وے اپنے گھر کی چار دیواری میں بیٹھکر ہرگز حاصل نہیں کر سکتے پہنچیں گے۔

آخر میں ناظرین سے التماس ہے کہ وے اس پرسبٹیرین فیلڈ کی خدمت کیلئے اپنی دعاؤں میں فراموشی نہ دیں۔ تاکہ جو کچھ ادھر خدمت ہورہی ہے وہ یسوع ناصری ہی کی ہو۔ اور وہ ہی ہر لحظ میں نظر آوے۔ گویا ہر ایک ایک مسیح ہو۔ اور اُسی کا نام زندگی پاوے آمین۔ احقر۔ ای۔ جے۔ انجیلی ڈھنڈوریہ۔ شاہ آباد ضلع کرنال پنجاب

دینی خبریں

متھرا مشن ٹریننگ سکول کی رپورٹ سے جو سنہ ۹۶-۹۸ء کے لئے شائع ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ اِس سکول سے اب تک ۲۳ طلبا تعلیم پاکر نکلے ہیں جو تمام شمالی ہند میں کام کر رہے ہیں۔ ۳۸ عورتیں اب اِس سکول میں تعلیم پارہی ہیں اُن کو انگریزی اور اُردو دونوں زبانوں میں تعلیم دیجاتی ہے۔

انڈسٹریل مشن ایڈ سوسائٹی ہند میں ایک کارخانہ کھولنے پر غور کر رہی ہے تجویز ہے کہ جنوبی ہند میں ایک کپڑے کا کارخانہ کھولا جاوے بشرطیکہ وہ مشنری کام کے پھیلانے کا ایک ذریعہ ہو۔

چرچ آف انگلینڈ کے یتیم خانے کی امداد کے لئے منصوری پر نو اور دس ستمبر کو دستکاری کی نمایش ہوئی۔

ایک لڑکے نے جس کی عمر دس برس کی ہے جسکے ہاتھ کام کرنے کے لائق نہیں اپنے پیر کی اُنگلیوں کی لکھائی کے نمونے کو بیچکر پانچ روپیہ منٹوپہ مشن فنڈ کے لئے کمائے جسکا وہ پریسیڈنٹ ہے۔

پادری۔ جی۔ بی۔ ڈرنٹ جو بائیس برس تک ممالک مغربی و شمالی ہند میں خدمت کرتے رہے انگلستان میں۔ سی۔ ایم۔ ایس کے سیکرٹری مقرر ہوئے۔

امریکن بائبل سوسائٹی نے چالیس ہزار عہدنامے اور انجیلیں آرمی کرسچن کمیشن کو دیں اور تیس سو نسخوں کو سپین کے قیدیونکے لئے بھیجیں۔

سنہ ۱۸۲۲ء میں ترکوں نے پچاس ہزار یونانی مسیحیوں کو سنہ ۱۸۵۰ء میں دس ہزار نستوریوں کو سنہ ۱۸۶۰ء میں گیارہ ہزار اسوریوں کو سنہ ۱۸۷۶ء میں پندرہ ہزار بلگریوں کو سنہ ۹۴-۹۶ء میں پچاس ہزار آرمینین کو قتل کیا۔ یوں چھتر برس میں ایک لاکھ اکہتر ہزار مسیحی ترکوں کے ہاتھ سے شکار ہوئے۔

پریسبٹیرین چرچ آف یان کرن واقعہ نیویارک نے ایک ہزار ڈالر جمع کر لیا ہے کہ جزائر فلپاین میں پہلا مشنری بھیجیں۔

چین کی خبروں کے ذریعے معلوم ہوا کہ کرسچن اور مشنری الائنس کے تین پادری چنگٹیہ میں مارے گئے تحقیق خبر اب تک نہیں آئی۔

امریکہ کے جہاز کے ایک کپتان نے جب اُس کے جہازوں نے دشمنوں کے جہازوں پر فتح پائی تو اپنی کل فوج کو لیکر اقرار کیا کہ خدا نے ہماری مدد کی ہے اور سب نے ٹوپی اُتار کر خدا کا شکر کیا۔ آج کل امریکہ کی فوج کے کئی بڑے بڑے افسر دیندار اور تجربہ کار مسیحی ہیں۔ کاشکہ خدا کل دنیا کے ہر ایک کام میں ایسے ہی افسر برپا کرے۔

بابو اناتھ چند رنبرجی۔ بی۔ اے کچ کوچیا سکول بنکورا نے ۱۷۔ جولائی کو پادری۔ جے۔ ڈبلیو۔ ڈوتھی کے ہاتھ سے بپتسمہ پایا۔

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لندن ستمبر ۱۴ ۔ امیر البحر نوئل نے کینڈیا کے گورنر کے پاس ایک الٹیمیٹم پیش کیا ہے جس میں عیسائیوں کے قتل کے سرغنے کی سپردگی نیز اُن قلعوں کے حوالہ کیا جانیکا جہاں سے برٹش خیموں پر زد ہوتی ہے مطالبہ کیا ہے*

شہنشاہ روم نے کریٹ سے ترکوں کی فوجوں کے واپس بُلانے کے انکار کی بابت تمام طاقتوں کو سرکلر بھیجا ہے اور اس میں ایک گورنر مقرر کئے جانے کی نسبت لکھا ہے*

اِسی اثنا میں کینڈیا میں عیسائیوں کے قتل کے بیس سرغنے وہاں کے حکام نے گرفتار کر لئے ہیں تاکہ وہ امیر البحر نوئل کے حوالہ کئے جاویں اور وہ مکانات بھی مسمار کرا دئے جہاں سے برٹش پر باغیوں نے گولیاں چلائی تھیں*

بیان کیا جاتا ہے کہ باشی بزوق اس شرط پر ہتیار رکھنے کو آمادہ ہیں کہ ہتیار اسلامی افسروں کے حوالہ کئے جائیں*

لندن ستمبر ۱۴ ۔ آسٹریا کی شاہزادی کی لاش سپیشل ٹرین میں وائنا کو بھیجی گئی ہے جو آج ہی دوپہر کو جنیوا سے چلی تھی ۔ راستے کے تمام سوٹزرلینڈ کے قصبوں میں ماتمی اظہار ہوئے ۔

لندن ستمبر ۱۴ ۔ سپین کی وزارت نے گورنمنٹ سپین کے جنرلوں اور امیر البحر سرویرا کے برخلاف جوش و خروش والے مباحثہ کے بعد صلح کا عہدنامہ منظور کیا ہے*

کراچی ستمبر ۱۴ ۔ آج طاعون کی دو واردات اور ایک فوتی ہوئی ہے*

بمبئی ستمبر ۱۵ ۔ کل وبا سے ۳۳ واردات اور ۱۷ ۔ اموات کی رپورٹ ہوئی ہے*

لندن ستمبر ۱۵ ۔ تمام امیر البحروں مقیمہ کینڈیا نے گورنر کی درخواست کو نامنظور کیا ہے ۔ گورنر کی درخواست تھی کہ الٹیمیٹم کے مطالبوں کو پورا کرنے کی مجھ کو مہلت دیجاوے*

حکامِ کینڈیا نے ۳۴ سرغنے جو حال کے ہنگامہ میں شامل تھے حوالے کر دئیے ہیں جن کا مقدمہ سلطان کی درخواست کے بموجب انٹرنیشنل کمیشن کے سپرد کیا جاویگا*

لندن ستمبر ۱۵ ۔ سپین کی وزارت اُس وقت تک ملتوی کر دی گئی ہے جب تک گورنمنٹ سپین پولیٹکل اور ملٹری ہل چل کو نہ روکے*

بمبئی ستمبر ۱۶ ۔ بمبئی میں کل وبا سے ۲۱ واردات اور ۲۲ ۔ اموات کی رپورٹ ہوئی ہے*

لندن ستمبر ۱۶ ۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف ایک مراسلہ مشتہر کرتا ہے کہ فشوڈا کے قلعہ میں ۸ یوروپین ۱۰۰ اسینگالی اور حبشی مقیم ہیں اور یہہ بلاشبہ فرانسیسی فوج ہے ۔ ان کی بابت رپورٹ کی گئی ہے کہ اُنھوں نے درویشوں اور اہل قلعہ کو نکالدیا اور ایکسو کو قتل کر دیا*

جنرل کچنر جمعہ کے روز معہ تین آگ بوٹوں ۔ ایک سو سپاہی کیمیرن ہائیلینڈ کے اُس دو باتریاں اور پندرہ سو مصری سپاہ کے فشوڈا کی طرف روانہ ہوا*

لندن ستمبر ۱۶ ۔ کینڈیا کے ہنگامہ کے سرغنوں کو برٹش جنگی جہازوں پر اور مسلمانوں کی طرف سے کوئی مخالفت نہیں کی گئی*

ایڈمیرل نوئل نے کینڈیا کے گورنر سے پھر اُن ہتیاروں کے واپس دینے کا تحریری مطالبہ کیا ہے جو مسلمان لوگوں کے قبضہ میں ہیں*

لندن ستمبر ۱۶ ۔ جنگی جہازوں کو جمیکا اور ملیفاکس سے گودام اور ذخیرہ اُن جزیروں کو لے جانے کے واسطے حکم دیا گیا ہے جو گذشتہ ہفتہ کو طوفان سے تباہ ہو گئے تھے*

لارڈ میئر کا ارادہ ہے کہ ایک چندہ کی فہرست مصیبت زدوں کی امداد کے واسطے کھولی جائے ۔

تازہ سرکاری مراسلات میں بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ جزیرہ بار بڈوس میں پچاس ہزار آدمی لامکان ہو گئے ہیں اور سینٹ ونسینٹ میں اکتالیس ہزار*

کلکتہ ستمبر ۱۶ ۔ جدید طوفانی ہوا کا برباد کرنے والا زور ممالک بہار و سنتھال میں اپنا اثر کر گیا ہے ۔ کھیت برباد ہو گئے ہیں اور مکانات و مویشی اور غلہ بہ گیا اور ہر طرف اُجاڑ و سنسان ہو گیا ہے ۔

بمبئی ستمبر ۱۷ ۔ کل بمبئی میں وبا سے ۵۴ واردات اور ۱۷ ۔ اموات کی رپورٹ ہوئی ہے*

لندن ستمبر ۱۷ ۔ اخبار مورننگ پوسٹ اور ڈیلی ٹیلیگراف کے کارسپانڈنس مقیمہ قاہرہ تار دیتے ہیں کہ سردار کو ہدایت کی گئی ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو جبر سے فشوڈا پر قبضہ کرے اور وہاں پر مصری اہل قلعہ کو چھوڑ دے*

لندن ستمبر ۱۷ ۔ رائفل برگیڈ کی دوسری بٹالین کو حکم ہوا ہے کہ کریٹ میں جاوے*

لندن ستمبر ۱۸ ۔ کینڈیا کے ہنگامہ کے گیارہ اور سرغنے امیر البحر نوئل کے سپرد کئے گئے ہیں*

لندن ستمبر ۱۹ ۔ امریکن صلح کے اہل کمشن پیرس کو روانہ ہو گئے ہیں جس جگہ کہ اُن کے پہنچتے ہی سپین کے اہل کمشن اُن کے ساتھ شامل ہو گئے*

کراچی ستمبر ۱۹ ۔ سنیچر کے روز وبا کی ۴ واردات

اور ایک فوتی ہوئی*

مضامین مفید المبتدین

پرہیزگاری کے فوائد

نقل کرتے ہیں کہ ایک جہازی نے اپنے سفر میں کُلّی پرہیزگاری کا درس دیا۔ جب کسی مُلک میں وارد ہوئے قضا کار ایک شرابی آدمی سے ملاقات ہوئی جو نشہ بازی کے سبب سے مفلس ہوگیا تھا یہاں تک کہ تن پر کپڑا بھی ثابوت نہ رہا۔ اِس شخص نے اُس شرابی سے نہایت آہ و زاری سے مِنّت کی کہ "ای بھائی مہربانی کرکے ایک برس کے واسطے کُل پرہیزگاری کے کاغذ پر دستخط کرو"۔ کلوار نے اُس کے جواب میں کہا کہ "وہ کبھی ایک برس تک اپنی قسم پر قایم نہ رہیگا اگر رہے بھی تو پھر دوسری مرتبہ نئے کاغذ پر دستخط نہ کرے گا"۔ اُس نے اُس صاحب کی بات مانی اور ایک برس کے لئے کُل پرہیزگاری کے کاغذ پر دستخط کیا۔ جب برس خاتمے کے قریب ہوا اُس نے اُسی صاحب کے پاس جاکر اب کی دفعہ ۹۹۹ برس کے لئے دستخط کیا اور بطور ہنسی کے اُس کلوار کے پاس گیا۔ وہ اتفاقاً راہ میں تھا کہ کلوار نے اُسے دیکھ کر کہا کہ "اب تو بہت دن کی پرہیزگاری کے بعد آج خوب پیکر مزا آویگا"۔ جب وہ شراب خانہ میں داخل ہوا تو یہہ شکایت زبان پر لایا کہ "جس روز سے شراب خواری سے ہاتھ اُٹھایا اشتہا جاتی رہی اور طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوا اور طبیعت نہایت بے چین رہتی ہے ماسوا اس کے تھوڑے دنوں سے بغل میں ایک بڑی گوٹری نکل آئی ہے"۔ کلوار نے جواب دیا کہ "میں نے اسی سبب سے کہا تھا کہ ایک لخت شراب چھوڑنا موجب بیماری اور خرابی کا ہوگا مجھ کو نہایت تعجب ہے کہ آپ اِس وقت تک زندہ ہیں آئے کچھ شوق کیجئے" اور یہہ کہکر شیشہ شراب کا اُس کے روبرو رکھدیا۔ لیکن اُس نے جواب دیا کہ "ای صاحب اب کی دفعہ میں نے اُس کاغذ پر ۹۹۹ برس کے واسطے دستخط کیا"۔ صاحب خانہ نے جواب دیا کہ "تم نہایت بیوقوف اور بے عقل آدمی ہو اگر تم ایسا کرو جیسا تم نے اوّل مرتبہ کیا تو ایک برس بھی نہ جیوگے"۔

"کیا حقیقت میں ای صاحب آپ ایسا تصوّر کرتے ہیں"؟ "حقیقت میں آئیے اور جام نوش فرمائیے"۔

"نہیں صاحب معاف کیجئے میں نے دوسری دفعہ کاغذ پر دستخط کیا اگر ایک بڑی گوٹری میرے پہلو میں ہوگئی تھی تاہم مجھ کو یقین کامل ہے کہ پینے سے مجھ کو آرام نہ ہوگا"۔ کلوار نے جواب دیا کہ سب بیماریاں نہ پینے کے سبب سے ہیں اور اگر تم ایک برس اور نہ پیو تو ایک بڑی گوٹری دوسرے پہلو میں بھی نکل آویگی۔

"کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ میرا حال ایسا ہی رہیگا؟ خیر اگر ایسا ہو تو بھی میں اپنی قسم کو نہ توڑونگا۔ ذرا غور فرمائیے" اور یہہ کہکر فوراً ایک تھیلی ۵۰۰ روپے کی بھری ہوئی اپنے پہلو سے نکالی اور کہا کہ "جس دن سے شراب خواری سے ہاتھ اُٹھایا یہہ نفع کمایا اگر آجتک اِس حالت میں مبتلا رہتا تو یہہ سارا نفع تیرے ہاتھ ہوتا اور میں مفلسی میں پھنسا رہتا۔ اور کبھی اُس سے مخلصی نہ پاتا پر شکر خدا کا کہ اب تو ۹۹۹ برس کو رہائی پائی اور جب یہہ پورا ہو تو اوقات تمام ہوگی"۔

پس شراب خواری ایک آفت ہے جسکے باعث اقربا میں دشمنی ہوتی اور کُل میں موجب شرم کی ہے ہزارہا لوگ جو مدت مدید سے شراب خوار ہیں اگر حساب کریں تو شراب خواری سے کچھ کام نہ نکلیگا اگر اِس بُری عادت سے بَری ہوتے تو ایک بڑی گوٹری ای بھائی تمہاری کمر میں بھی ہوتی جس سے کہ مفلسوں بیکسوں اور غریبوں کو فائدہ پہنچتا اور باقی بال بچوں کے تصرف میں آتا۔ خدا ہر بلا سے محفوظ رکھے!

ایک لطیفہ

شہر لندن کے ایک درزی کا ذکر ہے کہ وہ اپنے کام اور پیشے سے ناخوش ہوا اور اگرچہ اُس میں اِسقدر لیاقت نہ تھی اُس کو بڑا شوق تھا کہ میں پادری صاحب ہوجاؤں اور جہاں کہیں وہ موقعہ پاتا لوگوں کو وعظ اور نصیحت دینے پر مستعد رہتا تھا۔ اِس درزی کے مکان کے قریب پادری سوفٹ صاحب نہایت تیز فہم ذیعلم مشہور ٹھٹھے باز تھے۔ درزی مذکور کا یہہ خیال تھا کہ پادری صاحب موصوف کو خدا کے کلام کی پہچان نہیں ہے اور مجھ پر فرض ہے کہ اُس کو اِسکے معنے سکھلاؤں۔ چنانچہ اُس نے بار بار اِس کام میں کوشش کی اور پادری صاحب کو بہت ستایا۔

غرض ایک روز کا ذکر ہے کہ پادری صاحب موصوف نے اپنے دفتر کے کمرے میں بیٹھکر درزی کو بغل میں ایک بڑی بائبل لئے ہوئے اپنے گھر کی طرف آتے دیکھا۔ اُن کو خوب معلوم تھا کہ یہہ جاہل آدمی مجھے تعلیم دینے کو آتا ہے اب کس حکمت سے اُسے روکوں۔ اتنے میں درزی اُس کے گھر کے بھیتر آیا اور فوراً اِس طرح کا کلام کرنے لگا کہ "مجھے آسمان سے یہہ حکم ملا ہے کہ میں حضور کے پاس آکے آپ کے تاریک دل کو روشن کروں اور کہ ایسی ہدایت کروں کہ آگے کو آپ کا کام خدا کو پسند آوے"۔

پادری صاحب نے اُس کے بڑی فروتنی کے ساتھ جواب میں یہہ کہا کہ "فی الحقیقت مجھے یقین ہے کہ

آپ خدا سے حکم پاکے میری تاریکی دور کرنے کو آئے ہیں کیونکہ میں اِس وقت پاک نوشتوں کی ایک آیت کے اُوپر نہایت فکر میں ہوں اور امید ہے کہ آپ کی مدد سے ہماری مشکل حل ہوگی" درزی کے دل میں خوشی بھر گئی اور اُس نے کہا "آپ کس آیت کا ذکر کرتے ہیں ضرور اُس کے معنے آپ کے لئے بتاؤنگا"

پادری صاحب نے کہا کہ "آپ کو معلوم ہے کہ مکاشفات کی کتاب کے دسویں باب میں ایک بڑے فرشتے کا ذکر ہے کہ وہ آسمان پر سے اُترا ہے جس کے سر پر دھنک تھا اور اُس کے ہاتھ میں کتاب تھی اور اُس نے اپنا دہنا پاؤں سمندر پر اور بایاں خشکی پر دھرا اب میری یہہ فکر ہے کہ اِس بڑے فرشتے کے پتلون میں کتنے گز کپڑہ لگے گا؟ اور چونکہ یہہ بات آپ کے پیشہ سے متعلق ہے مجھے امید قوی ہے کہ آپ مجھے اِس بات کو بتلائے گا"

اِتنی بات سُنکے درزی کو معلوم ہوا کہ پادری صاحب مجھے ٹھٹھے میں اُڑاتے ہیں فوراً اپنے گھر کو بھاگ گیا اور یہہ سوچکر کہ "بیشک پتلون بنانا میرا کام ہے" اُس نے اپنے پیشے میں پھر ہاتھ لگایا اور خدا کے کلام کے مفسر ہونے کا دعوی بالکل چھوڑدیا اور یوں اُسکا اڑوس پڑوس والوں کو آرام ہوا+

منٹگمری والہ

میں نے کچھ دن ہوئے اِس گاؤں کی بابت تھوڑا سا لکھا تھا۔ بعض اصحاب نے خیال کیا کہ ابھی تک زمین باقی ہے اور دوسرے مسیحیوں کو بھی ملتی ہے۔ یہہ غلط ہے اب کسی اور کو زمین نہیں ملتی۔ جس قدر سرکار نے زمین تقسیم کرنی تھی وہ ۶۶۵ مسیحی خاندانوں کو تقسیم کی گئی ہے اِس کے علاوہ کچھ زمین اور بھی باقی ہے۔ کچھ تو گاؤں کی چراگاہ کے واسطے چھوڑی گئی ہے۔ کچھ ناقص ہے باقی تھوڑی سی جو اور موجود ہے۔ شاید سرکار اُس کو بھی کسی وقت تقسیم کردے۔ اِس وقت وہاں کے مسیحیوں کی کئی ایک ضروریات ہیں۔

اوّل۔ اُنکے پاس کوئی دُکاندار نہیں پہنچا خریداری اشیاء کیواسطے وہ تنگ ہیں۔ **دوئم**۔ اُنکے پاس کمین نہیں پہنچے **سوئم**۔ بعض مسیحی اسقدر غریب ہیں کہ نہ اُنکے پاس فصل ہاڑی کیلئے بونے کیواسطے بیج ہے اور نہ سردیکے موسم کیواسطے خوراک وہاں کے مسیحی ہمیشہ کے واسطے محتاج نہ ہونگے۔ اُن کی فی الحال کی ضرورتیں فرخندہ بہنیوں کی مدد کے واسطے ہیں۔ فصل ہاڑی جب اُن کے گھروں میں آگئی (اپریل ۱۹۰۰ء میں) تو وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاوینگے۔ اور بعد ازاں اُن کی مدد کرنا ضرور نہ ہوگا۔

ہم نہیں چاہتے کہ دوسرے سٹیشنوں کے موافق مشن سے اُن بھائیوں کی مدد ہو۔ پر ہر ایک مسیحی اپنے طور سے جس قدر کہ امداد دینا چاہتا ہے خواہ کیسی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو کردے+

اگر کوئی بھائی خواہ ایک شخص کی مدد کرے۔ خواہ کسی خاص کام کی مدد کرے خواہ مجموعی طور پر گاؤں کی مدد کرے وہ ایک ہی بات ہے۔

جو صاحب کسی قسم کی امداد کرنا چاہیں وہ خواہ پادری وگرم صاحب کے پاس بمقام لاہور بھیجدیں خواہ راقم کے پاس بمقام جنڈیالہ ضلع امرتسر روانہ فرماویں۔

الراقم

وارث الدین۔ جنڈیالہ ضلع امرتسر

شہر راولپنڈی۔ یو۔پی۔ چرچ کالج میں ایک اُستاد اتار سنگھ نامے۔ بی۔ اے۔ نے بپتسمہ حاصل کیا۔ اور (A. Peck) نام رکھا۔ آپ ایک رئیس خاندان مجسٹریٹ درجہ اول کے فرزند ہیں۔ آپ نے واقعی بڑی دلیری اور جوانمردی دکھائی۔ کہ دنیوی اعلیٰ خاندانی چھوڑ کر پیارے خداوند مسیح کی خاطر دنیا میں حقیر خاندان میں شامل ہوئے۔ جس کی بدل آسمانی خاندان تھے۔ خداوند اِس جوانمرد پر اپنی برکت نازل کرے۔ آمین۔ نامہ نگار۔

یہاں کے آریہ سماج میں جو لڑائی جھگڑائی چلی آئی تھی ایک عیسائی آفیسر نے باہم صلح صفائی کی صلاح دی۔ اور صفائی ہوگئی بہت نیک کام ہوا ورنہ نتیجہ واقعی برا نظر آتا تھا۔ مبارک وہ جو صلح کرانے والے ہیں کیونکہ وہ خداوند کے فرزند کہلاوینگے بقول انجیل جلیل+ نامہ نگار۔

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپیوں یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یوئنگ صاحب۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نورافشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وایلی کے اہتمام سے چھپا+